بسم اللہ الرحمن الرحیم

# فضائل عشرئہ ذی الحجہ وعید الاضحی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ النبی الکریم ، امابعد،قال اللہ تعالیٰ فی القراٰن المجید ،أعوذباللہ من الشیطان الرجیم، بسلم اللہ الرحمن الرحیم ﴿وَالْفَجْرِ، وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾(الفجر ۸۹:۱ ، ۲) ''قسم ہے فجر کی ،اوردس راتوں کی''

دس راتوں سے مراد اکثر مفسرین کے نزدیک ذی الحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں (دن ورات) جن کی فضیلت احادیث رسول ﷺ سے ثابت ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نیک اعمال کے لئے یہ دس ایام اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں'' صحابہء کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا بھی (اتنا محبوب) نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، سوائے اس مجاہد کے جو اپنے جان ومال لے کر نکلے اور پھر کسی کے ساتھ واپس نہ لوٹے'' (رواہ البخاری:۹۶۹۔ ومسند احمد)

یعنی وہ مجاہد جو اللہ کے راستے میں مال بھی خرچ کر ڈالے اور خود بھی شہید ہو جائے ،تو یقیناً اس کا عمل ان دنوں کے مقابلے میں اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہوگا، اس کو چھوڑ کر باقی تمام نیک اعمال اللہ تعالیٰ کو ان ایام میں زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ''عشرۂ ذی الحجہ کی فضیلت کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ساری اہم ترین عبادتیں اس عشرہ میں جمع ہو جاتی ہیں، جیسے نماز، روزہ، صدقہ اور حج، اس کے علاوہ اور دیگر مہینوں میں یہ ساری عبادتیں اس طرح جمع نہیں ہوتی ہیں'' (فتح الباری: ج ۲ص ۴۶۰)

جب یہ ثابت ہوگئی کہ عام دنوں کے بہ نسبت عشرۂ ذی الحجہ میں عمل صالح کی بڑی فضیلت ہے، تو ہم اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اس عشرہ میں فرض نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سنت ونوافل کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں، روزے رکھیں اور ذکر واذکار کثرت سے کریں، کیوں کہ اس عشرہ میں نیک اعمال اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

عشرۂ ذی الحجہ میں نو روزے رکھنا مستحب ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ میں پہلے نو دن روزہ رکھتے تھے، اسی طرح عاشورہ کا اور ہر مہینہ میں تین روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد، ۲۴۳۷، وصححہ الألبانی) اس طرح عشرۂ ذی الحجہ میں پہلے نو دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔

## یوم عرفہ کا روزہ (۹/ ذی الحجہ)

یوم عرفہ یعنی ۹/ذی الحجہ کا روزہ رکھنا سنت سے ثابت ہے، اور اس کی بڑی فضیلت بھی ہے، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ''میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کے روزے کے متعلق کہ وہ پچھلے ایک سال اور آنے والا ایک سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ (مختصر صحیح مسلم للالبانی:۶۲۰)

## عید الاضحی (۱۰/ ذی الحجہ، قربانی کا دن)

قربانی اس عشرہ کے آخر میں انجام دیا جاتا ہے، قربانی اس سے مراد وہ جانور ہے جو ماہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یا ایام تشریق میں اللہ تعالیٰ کے تقرب کے لئے ذبح کیا جاتا ہے، اور اس عمل کی مشروعیت قرآن مجید سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فصل لربك وانحر" (سورۃ الکوثر:۲) ''اے نبی ﷺ! اپنے رب کے لئے نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے''

## قربانی کی فضیلت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قربانی کے دن انسان کا کوئی بھی عمل جانور کے خون بہانے سے زیادہ اللہ کو محبوب نہیں، قیامت کے دن قربان کیا ہوا جانور اللہ کے حضور اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا، قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی بارگاہ الٰہی میں قبول ہو جاتا ہے، اس لئے قربانی نفس کی پاکیزگی کے ساتھ کرو۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

اس لئے قربانی ریاکاری کے لئے نہیں، بلکہ خالص اللہ کی قربت کے حصول کے لئے کرنا چاہئے ریاونمود کا کوئی بھی عمل مقبول نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ دس سال تک مدینہ منورہ میں مقیم رہے، اس دوران ہر سال آپ ﷺ نے قربانی کیا۔ (ترمذی: ۱۵۰۷)

قربانی کرنے کی استطاعت رکھنے والے کے اوپر قربانی کرنا ضروری ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص استطاعت (حیثیت) کے باوجود قربانی نہیں کرتا ہے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ (حاکم وحسنہ الالبانی فی صحیح الترغیب والترھیب: ۱۰۸۷)

## قربانی کا وقت

قربانی کا وقت نماز عید کی ادائیگی کے بعد ہے ورنہ قربانی نہیں ہوگی کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' آج کے دن کی ابتدا ہم نماز سے کریں گے، پھر واپس آکر قربانی کریں گے، جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پالے گا، لیکن جس نے (نماز سے پہلے) جانور ذبح کرلیا ہے، تو وہ ایسا گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کیا ہے، وہ قربانی کسی طرح بھی نہیں ہے۔ الحدیث (بخاری: ۵۵۶۰) اور آپ ﷺ نے فرمایا'' جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کرتا ہے تو وہ اپنے لئے جانور ذبح کرتا ہے، اور جو شخص نماز عید کے بعد قربانی کرتا ہے تو اس کی قربانی مکمل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پالیا۔ (بخاری: ۵۵۵۶۔ مسلم: ۱۹۶۱)

## نماز عید کا طریقہ

بقرعید کی نماز کا وہی طریقہ ہے جو عید کی نماز کا ہے یعنی عیدین کی نماز کے لئے پیدل جانا اور پیدل آنا سنت ہے (ابن ماجہ للألبانی: ۱۰۷۱) عیدگاہ جانے اور آنے کا راستہ بدلنا بھی سنت ہے۔ (بخاری: ۹۸۶) نماز عیدین کے لئے خواتین بھی عیدگاہ جائیں اور اگر وہ حالت حیض میں ہوں تو بھی عیدگاہ جائیں، نماز سے الگ رہیں اور دعاؤں میں شریک رہیں۔ (بخاری: ۹۷۴۔ مسلم ۸۹۰) بقرعید کی نماز کے لئے بغیر کچھ کھائے پیئے تکبیر کہتے ہوئے عیدگاہ کی طرف جائیں (ترمذی: ۵۴۲، وصححہ الألبانی) مسنون تکبیر یہ ہے" اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، لا الہ الااللہ ، واللہ اکبر ، اللہ اکبر ، وللہ الحمد" ۔ (ارواء الغلیل للألبانی) نماز عید سے پہلے سنت ونوافل وغیرہ نہیں ہے۔ (مسلم مختصر للألبانی: ۴۳۰) عیدگاہ پہنچ کر امام کی اقتدا میں دو رکعت نماز ادا کریں، جسکی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات زائد تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ زائد تکبیریں ہیں (مؤطا امام مالک: ۴۲۹)

## قربانی کرنے کا طریقہ

قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے چاقو یا چھری خوب اچھی طرح تیز کرلینی چاہیئے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ'' اللہ تعالیٰ ہر چیز پر احسان کو فرض کیا ہے، لہذا جب تم (قصاص میں) قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو، اور جب جانور ذبح کرو تو خوب اچھی طرح ذبح کرو، اور تم اپنی چھری کو خوب تیز کرلو اور ذبح کئے جانے والے جانور کو سکون پہنچاؤ۔ (مسلم: ۱۹۵۵) چھری یا چاقو کو جانور کے سامنے تیز نہیں کرنا چاہیئے (الطبرانی، وصححہ الألبانی فی الترغیب: ۱۰۹۰) بہتر طریقہ یہی ہے کہ انسان خود اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کرے، جانور ذبح کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اسے بائیں کروٹ لٹائیں اور اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھیں اور'' بسم اللہ، اللہ اکبر'' پڑھ کر دائیں ہاتھ سے ذبح کریں، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کیا، راوی حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے ان کی گردن پر اپنا (دایاں) پاؤں رکھا اور'' بسم اللہ، اللہ اکبر'' پڑھ کر انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا (بخاری: ۵۵۵۸، مسلم: ۱۹۶۶)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ قربانی خود اپنے ہاتھ سے کرتے تھے، اور یہ کہیں ثابت نہیں ہے کہ صحابہ کرام آپ ﷺ سے قربانی کراتے تھے یا قربانی کرنے کے لئے آپ کا انتظار کرتے تھے۔ اس لئے بہتر طریقہ یہی ہے کہ انسان خود اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے، اگر دوسرے سے کرالیتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے مگر خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔

## قربانی کے ایام

قربانی کے چار دن ہیں، بقرعید کا دن اور اس کے بعد مزید تین دن (۱۱، ۱۲، ۱۳) جنہیں ایام تشریق کہا جاتا ہے، لہذا ان چاروں دنوں میں سے کسی دن بھی قربانی کرسکتے ہیں (تفسیر ابن کثیر، سورۃ البقرۃ: ۲۰۳) یعنی ۱۳ ر ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک قربانی کرنا جائز ہے۔

# قربانی کی دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی جو سینگوں والے تھے اور خصی تھے، جب آپ ﷺ نے انہیں قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی ''(اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ) اللهم تقبل منك ولك عن محمد وامته'' ثم ذبح (ابوداؤد:۲۷۹۵) یعنی اس دعا "مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ" تک پڑھنے کے بعد اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ کے بعد............جن کے نام سے قربانی کرنا ہو اس کا نام لے کر" بسم الله، الله اکبر" کہتے ہوئے ذبح کریں۔

# قربانی کے احکام ومسائل

(۱) جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ ذی الحجہ کا چاند نکلنے کے بعد حجامت نہ بنوائے اور نہ ہی ناخن تراشے۔(مسلم:۱۹۷۷)

(۲) قربانی کے جانور کا عیب سے پاک ہونا ضروری ہے جیسے لنگڑا، کانا، بیمار اور لاغر و کمزور نہ ہو (اسی طرح کان کٹا ہوا اور سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو۔(ابوداؤد:۲۸۰۲)

(۳) قربانی کا جانور موٹا فربہ ہونے کے ساتھ ساتھ دو دانتا ہونا ضروری ہے، صرف بھیڑ اور دنبہ میں گنجائش ہے کہ ایک سال کے عمر کا بھی کفایت کر جائے گا۔ (مسلم:۱۹۶۳۔ تحفۃ الاحوذی: ج۴، ص۳۴۰)

(۴) ایک بکرا یا بکری، ایک بھیڑ یا دنبہ تمام گھر والوں کی طرف سے کافی ہے۔(ترمذی:۱۵۰۵۔ وصححہ الألبانی)

(۵) گائے میں سات اور اونٹ میں سات یا دس افراد شریک ہو سکتے ہیں۔(ترمذی:۱۵۰۱۔ وصححہ الألبانی)

(۶) قربانی کے جانور کو قبلہ رخ کرنا اور دعا پڑھنے کے بعد بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرنا ضروری ہے (ابوداؤد:۲۷۹۵)

(۷) قربانی کا گوشت خود کھانا، غربا و مساکین میں تقسیم کرنا اور دوست و احباب کو دینا درست ہے۔(سورۃ الحج:۳۶)

(۸) قربانی کے جانور کے کھال کو خود اپنی مصرف میں لانا یا صدقہ کر دینا چاہیے۔(بخاری:۱۷۱۷، مسلم:۱۳۱۷)

(۹) قربانی کے جانور کے کھال کو فروخت کر کے اس رقم کو اپنے مصرف میں لانا جائز نہیں ہے۔(رواہ الحاکم وحسنہ الألبانی فی الترغیب:۱۰۸۸)

(۱۰) قربانی سے قبل قربانی کے جانور کو کسی قبر یا مزار کا طواف کرانا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

(۱۱) جانور ذبح کرنے کے لئے چھری پر کسی عالم سے پڑھ کر پھونکا نا پھر اسے کافی سمجھ کر اس سے ذبح کرنا درست نہیں ہے۔

(۱۲) گائے وغیرہ میں سات حصے ہوتے ہیں، ان میں سے کچھ حصہ کو قربانی اور کچھ کو عقیقہ میں شامل کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

(۱۳) قربانی کے بجائے اس کی قیمت صدقہ کرنا سنت سے ثابت نہیں، استطاعت کے مطابق ایک سے زیادہ قربانی کرنا سنت ہے۔


**CENTRE FOR ISLAMIC RESEARCH (CIR)**
**NEAR WATER PUMP HOUSE,**
**NEW PARASTOLI,**
**DORANDA, RANCHI**
**Contact: +919939669226**
**Website: www.cirglobal.org**
**E-mail: info@cirglobal.org**